خواتین کا محفل میں نعرے لگانا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3172

تاریخ اجراء: 07 ربیع الثانی 1446ھ / 11 اکتوبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اسلامی بہنوں کا محفل میں نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اسلامی بہنوں کا محافل میں آواز کے پردے کا خیال کرتے ہوئے نعرے لگانا جائز ہے، یعنی جس جگہ محفل ہو رہی ہے اس کی مناسبت سے اس چیز کا خیال رکھ کر نعرے لگائے جائیں کہ ان کی آواز غیر محرم تک نہ پہنچے۔

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”نجیز الکلام مع النّساء للأجانب ومحاورتھنّ عند الحاجة إلى ذلك، ولا نجيز لهنّ رفع أصواتهنّ ولا تمطيطها ولا تليينها وتقطيعها لما في ذلك من استمالة الرّجال إليهنّ وَتحريك الشَّهوَات منهم ومن هذا لم يجز ان تؤذن المراة“ ترجمہ: ہم وقت ضرورت اجنبی عورتوں سے کلام کو جائز سمجھتے ہیں، البتہ یہ جائز قرار نہیں دیتے کہ وہ اپنی آوازیں بلند کریں، گفتگو کو بڑھائیں، نرم لہجہ رکھیں یا مبالغہ کریں، کیونکہ اس طرح تو مردوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہے اور ان کی شہوات کو ابھارنا ہے، اِسی وجہ سے تو عورت کا اذان دینا جائز نہیں۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج 01، ص 406، الناشر: دارالفکر-بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا کہ عورتیں باہم گلا ملا کر مَولود شریف پڑھتی ہیں اور ان کی آوازیں غیر مرد باہر سنتے ہیں تو اب ان کا اس طریقہ سے مَولود شریف پڑھنا ان کے حق میں باعث ثواب کا ہے یا کیا؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”عورتوں کا اس طرح پڑھنا کہ ان کی آواز نامحرم سنیں، باعثِ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج 22، ص 245، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم